www.KitaboSunnat.com

## ۲۶۲۔ قوانین وضعیہ میں خاص کی مثالیں:

قوانین وضعیہ میں خاص کی مثال عراقی شہری قانون نمبر ۴۴۲ ہے جس کی عبارت یوں ہے:

لَا تُسْمَعُ دَعْوَى الْكَسْبِ دُوْنَ سَبَبٍ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ الْمُتَقَدِّمَةِ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ ثَلَاثِ سَنَوَاتٍ مِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ عَلِمَ فِيْهِ الدَّائِنُ بِحَقِّهِ فِي الرُّجُوْعِ. وَلَا تُسْمَعُ الدَّعْوٰى كَذَالِكَ بَعْدَ اِنْقِضَاءِ خَمْسِ عَشَرَةَ سَنَةً مِنَ الْيَوْمِ الَّذِيْ نَشَأَ فِيْهِ حَقُّ الرُّجُوْعِ.

اس قانون میں مذکورہ مدتیں بھی خاص کی مثال سے ہیں۔ یہ اپنے معنی پر قطعی الدلالت ہیں، یہ قطعی طور پر مدت ختم ہو جانے پر حکم ثابت کرتی ہیں، حکم یہ ہے کہ بغیر سبب کے دعویٰ کسب کا سماع نہیں کیا جائے گا۔

نیز عراقی سزاؤں کے قانون میں مقرر سزائیں بھی خاص کی مثالیں ہیں، اسی طرح وہ مدتیں بھی جو پبلک سروسز میں ترقی کے حوالہ سے ہیں اور فیصلوں سے ہیں جو عدالتوں سے جاری ہوئے ہیں۔ اسی کی مثال وہ مدتیں بھی ہیں جو شہری خدمت کے قوانین میں ملازم کے لیے ہر درجہ میں ترقی کے لیے ضروری ہے تاکہ ملازم کے لیے اگلے گریڈ میں ترقی ممکن ہو جائے۔

خاص کی مثال ریٹائرمنٹ کا قانون نمبر ۳۳، ۱۹۶۶ء بھی ہے اس قانون میں ریٹائرمنٹ کے حصے قانوناً محدود کیے گئے ہیں، ہر ملازم کی تنخواہ سے ایک معین حد تک کٹوتی ہوتی ہے، یہ حصے اور تنخواہ کی مقدار یہ سب خاص کے الفاظ ہیں اس میں حکم قانون میں مذکور طریقے کے مطابق جاری ہوگا کٹوتی کی مقدار کی جہت قطعی ہوگی جو کسی تاویل کا احتمال نہیں رکھتی۔

# پہلی فرع مطلق ومقید

## ۲۶۳۔ مطلق ومقید کی تعریف:

**مطلق:** مطلق وہ لفظ ہے جو اس مدلول پر دلالت کرتا ہے جو اپنی جنس میں عام ہو۔ [1] دوسرے لفظوں میں: مطلق وہ لفظ ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے یا کسی لفظی قید کے بغیر کئی غیر معین افراد پر دلالت کرے۔ [2]

---

[1] الآمدی: ۳/ ۲۔ ارشاد الفحول: ص ۱۴۴۔ [2] شرح مسلم الثبوت: ۱/ ۳۶۰۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مثلاً:۔ رَجُلٌ ، رِجَالٌ ، كِتَابٌ ، كُتُبٌ .

**مقید:** مقید وہ لفظ ہے جو اس مدلول پر دلالت کرے جو اپنی جنس میں تو عام ہے لیکن کسی وصف کے ساتھ مقید ہو۔ [1] دوسرے لفظوں میں مقید وہ ہے جو ایک فرد یا کئی ایسے غیر معین افراد پر دلالت کرے جو کسی صفت کے ساتھ مقید ہوں، جیسے رَجُلٌ عَرَاقِیٌّ ، رِجَالٌ عَرَاقِیِّیْنَ ، كُتُبٌ قَيِّمَةٌ .

اصل یہ ہے کہ مقید بغیر کسی قید کے مطلق ہی شمار ہوتا ہے مفہوم یہ ہوا کہ وہ اسی قید کے ساتھ ہی مقید بنے گا، جس کے ساتھ اس کو موصوف کیا گیا، بغیر کسی دلیل کے اسے کسی اور صفت کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا، جب ہم کہیں گے، رَجُلٌ عَرَاقِیٌّ تو آدمی صرف عراقی ہونے کے اعتبار سے خاص ہے، اس قید کے بغیر وہ مطلق ہی ہے۔ لہٰذا یہ کسی بھی عراقی شخص کو شامل ہوگا خواہ وہ دولتمند ہو یا فقیر ہو، شہری ہو یا دیہاتی ہو، دیگر مثالیں بھی اسی طرح ہیں۔

## ۲۶۴۔ مطلق کا حکم:

مطلق کا حکم یہ ہے کہ اسے مطلق (عام) ہی رکھا جائے گا، اسے کسی قید کے ساتھ مقید کرنا مناسب نہیں، ہاں اگر اس کی تقیید پر کوئی دلیل قائم ہو جائے تو پھر وہ مقید ہو سکتا ہے یہ اپنے معنی پر قطعی طور پر دلالت کرتا ہے، اور اپنے مدلول کے لیے حکم کو ثابت کرتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے خاص کی قسم ہے اور خاص کا حکم بھی یہی ہے۔

### مطلق کی مثالیں:

وہ فرمان الٰہی جو کفارہ ظہار کے بارے میں مذکور ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا﴾ (المحادله: ۳)

اس آیت میں رقبۃ کا کلمہ ہر قید سے خالی ہے، لہٰذا اسے مطلق پر محمول کیا جائے گا، لہٰذا: صرف یہ بات ضروری ہوئی کہ جب ظہار کرنے والا اپنی بیوی کی طرف لوٹنا چاہے تو وہ کوئی بھی غلام آزاد کر سکتا ہے، نیز اس کی مثال یہ فرمان الٰہی بھی ہے:

---

[1] الآمدي: ۳/ ۳، ٤۔ ارشاد الفحول: ص ١٤٤.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ (البقرة: ٢٣٤)

اس فرمان الٰہی میں بھی کلمہ ازواجا مطلق طور پر آیا ہے، اسے مدخول بھا کی قید کے ساتھ مقید کرنا جائز نہ ہے، لہٰذا یہ دلیل مدخول بھا اور غیر مدخول بھا سب عورتوں کو شامل ہے، گویا سب کی عدت چار ماہ دس دن ہے اس مطلق کی مثال جس کی تقیید پر کوئی دلیل قائم ہو جائے۔ یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ﴾ (النسآء: ١١)

وَصِيَّةٍ کا کلمہ اس میں مطلق ہے، اس کلمہ کا تقاضا یہ ہے کہ وصیت جائز ہے خواہ اس کی مقدار کچھ بھی ہو، لیکن اسی عام کو ثلث (تہائی) کے ساتھ مقید کرنے کی دلیل آ چکی ہے، اس کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے جو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ثلث سے زیادہ وصیت کرنے سے منع کیا، اسی حوالہ سے فقہائے احناف کا موقف یہ ہے کہ مشہور حدیث کتاب اللہ کے مطلق کو مقید کر سکتی ہے لیکن خبر واحد نہیں جبکہ جمہور کے نزدیک خبر واحد بھی قرآن کے مطلق کو قید کر سکتی ہے۔

## ۲۶۵۔ مقید کا حکم:

اس قید کے موجب پر عمل کرنا لازمی ہے اس کو باطل کرنا ٹھیک نہ ہے ہاں اگر دلیل اس پر دلالت کرے تو ٹھیک ہے اس کی مثال وہ فرمان الٰہی ہے جو محرمات کے سیاق میں مذکور ہے:

﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ﴾ (النسآء: ٢٣)

"اور تمہاری وہ ربیبہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن پر تم داخل ہوئے۔"

اس بنیاد پر کسی شخص پر وہ لڑکی حرام ہے جس کی ماں سے اس نے نکاح کیا اور اس کے ساتھ داخل بھی ہوا، کیونکہ بیٹی سے نکاح کی حرمت اس کی ماں سے صرف نکاح کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس کے ساتھ داخل ہونا بھی ضروری ہے فِىْ حُجُوْرِكُمْ والی قید احترازی نہیں بلکہ اکثریتی ہے جو کہ حکم میں موثر نہیں، اس کی دلیل وہ فرمان ہے جو اس کے بعد مذکور ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ (النسآء:۲۳)

''پس اگر تم ان پر داخل نہیں ہوئے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔''

اگر حرمت کی قید صرف یہ ہوتی کہ بیٹی اس کے شوہر کی گود اور حفظ و تربیت میں ہو تو بیان حلت میں اس کو ذکر کر دیا جاتا اور اس قید (دخول) کے غیر متحقق ہونے پر حرمت اٹھ جاتی، اس کی مثال کفارہ ظہار کے حوالے سے اللہ کریم کا فرمان ہے:

﴿فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا﴾ (المجادلہ: ٤)

''تو جو نہ پائے پس دو ماہ کے مسلسل روزے ہیں ان دونوں کے ملنے سے پہلے۔''

اس میں دو ماہ کے روزوں کو تتابع (لگاتار) کی قید سے مقید کر دیا ہے۔

نیز اس کی مثال وہ قول الٰہی بھی ہے جو قتل خطاء کے کفارے کے بارے میں ہے کہ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (النسآء: ۹۲) ''پس ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔'' اس وجہ سے قتل خطا کے کفارے میں صرف وہی غلام کفایت کرے گا جو مومن ہوگا۔

## ۲۶۶۔ مطلق کو مقید پر محمول کرنا: [1]

کسی دلیل میں کوئی لفظ مطلق طور پر وارد ہوتا ہے اور دوسری دلیل میں وہی لفظ مقید استعمال ہوتا ہے کیا مطلق کو مقید پر اس طور سے محمول کر سکتے ہیں کہ مطلق سے مقید مراد لیا جائے، یا پھر جس بارے میں وہ مطلق استعمال ہوا ہے وہاں بطور مطلق عمل کیا جائے اور جہاں مقید آیا ہے وہاں بطور مقید عمل کیا جائے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن حالات میں اس کا تذکرہ ہوا ہے ان کو بیان کیا جائے نیز ہر حالت کا حکم بھی بیان کیا جائے، یہ حالتیں درج ذیل ہو سکتی ہیں۔

**پہلی حالت:** جبکہ مطلق اور مقید کا حکم ایک ہی ہو اور ان کا سبب بھی واحد ہو تو اس وقت مطلق کو مقید پر محمول کر سکتے ہیں، اس کی مثال یہ آیت ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ﴾ (المائدۃ: ۳)

---

[1] الآمدی: ۳/ ۳ ومابعدھا. فواتح الرحموت بشرح مسلم الثبوت: ۱/ ۳۱۶ ومابعدھا.
المسودۃ: ص۱٤٥، ۱٤۷۔ ارشاد الفحول: ص۱٤٥، ۱٤٦۔ لطائف الاشارات: ص۳۲۔۳۳۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا گیا ہے۔"

اور یہ فرمان:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا﴾ (الانعام: ١٤٥)

"کہو کہ میں نہیں پاتا اس میں جو مجھ پر وحی کی گئی ہے حرام کیا گیا کسی کھانے والے پر جو وہ کھاتا ہے الا یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو۔"

پہلی آیت میں لفظ "دم" مطلق آیا ہے جبکہ دوسری آیت میں مسفوح کی قید آئی ہے، حکم دونوں آیات میں خون کی حرمت ہی ہے اور سبب بھی ایک ہے کہ اس کو پینے سے نقصان ہوتا ہے، یہاں مطلق کو مقید پر محمول کریں گے۔ پھر مطلب یہ ہوگا کہ بہتا ہوا خون حرام ہے، دوسرا نہیں جیسا کہ تلی، کلیجی اور باقی گوشت اور رگوں میں موجود خون ہے وہ سب حلال ہے۔

**دوسری حالت:** یہ ہے کہ مطلق اور مقید حکم اور سبب دونوں میں مختلف ہوں جیسا کہ فرمان ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ (المآئدة: ٣٨)

"چور اور چورنی تم ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

اور اس فرمان میں:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المآئدة: ٦)

"مومنو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو۔"

پہلی آیت میں کلمہ "ایدی" مطلق آیا ہے جبکہ دوسری آیت میں مرافق کے ساتھ مقید آیا ہے ان کا حکم مختلف ہے، پہلی آیت میں چور مرد و عورت کا ہاتھ کاٹنا حکم ہے۔ جبکہ دوسری میں ہاتھوں کو دھونے کا حکم ہے۔ پہلی آیت میں سبب چوری کرنا ہے اور دوسری آیت میں نماز کا ارادہ کرنا سبب ہے، ایسی حالت میں مطلق کو مقید پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک پر اپنی اپنی جگہ عمل کیا جائے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں دلائل میں مقامات عمل میں کوئی ربط و تعلق نہیں ہے، چوری والی آیت کے اطلاق کا تقاضا تو یہ تھا کہ مطلق پر عمل کرتے ہوئے سارا ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کاٹ دیا جائے لیکن حدیث نے اس کو مقید کر دیا ہے، جیسا کہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہنچے تک چور کا ہاتھ کاٹا تھا۔ احناف کے نزدیک چونکہ یہ حدیث مشہور ہے اس لیے اس کے ساتھ مطلق قرآن کو مقید کرنا درست ہوا۔

**تیسری حالت:** سبب تو متحد ہوں لیکن حکم مختلف ہوں، ایسی حالت میں مطلق کو اس کے حال پر مطلق ہی رکھا جائے گا اور جس بارے میں وہ مذکور ہوا اسی مقام پر اسے عمل میں لایا جائے گا، اس کی مثال یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المآئدة: ٦)

''مومنو! جب تم نماز کیلئے اٹھو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ (المآئدة: ٦)

''تو تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کا قصد کرلو اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔''

پہلی دلیل کا حکم یہ ہے کہ ہاتھ دھونے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے جو کہ مقید ہے جبکہ دوسری دلیل کا حکم یہ ہے کہ مطلق طور پر ہاتھوں کے مسح کا ذکر ہے، دونوں حکموں کا سبب تو ایک ہے یعنی نماز کا ارادہ کرنا، لیکن اس صورت حال میں مطلق کو مقید پر محمول نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہر دونوں پر اپنے اپنے مقام میں عمل کیا جائے گا، مطلق ہے تو مطلق پر عمل ہوگا، مقید ہے تو مقید پر عمل ہوگا۔

**چوتھی حالت:** مطلق و مقید کا حکم تو ایک ہو لیکن اسباب حکم مختلف ہوں، اس حال کے متعلق حنفیہ اور جعفریہ کا مسلک تو یہ ہے کہ مطلق پر بطور مطلق عمل ہوگا، اور مقید پر بھی بطور تقیید عمل ہوگا، مطلق کو مقید پر محمول نہ کیا جائے گا، جبکہ دیگر کا مذہب یہ ہے جیسے شافعیہ ہیں کہ مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا اس کی مثال کفارہ ظہار والی آیت ہے ﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا﴾ (المجادلہ: ٣) ''تو دونوں کے ملنے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔" اور قتل خطا کے کفارہ والی آیت ﴿فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ (النسآء: ٩٢) "پس ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔" پہلی دلیل میں لفظ رقبۃ مطلق آیا ہے جبکہ دوسری میں مقید۔

دوسرے قول کے قائلین یعنی (شافعیہ وغیرہ) کی دلیل یہ ہے کہ جب تک حکم متحد رہے گا، اگرچہ لفظ ایک دلیل میں مطلق آیا ہو اور دوسری میں مقید۔ تب تک مطلق کو مقید پر محمول کر سکتے ہیں کیونکہ حکم دونوں کا برابر ہی ہے تاکہ تعارض ختم ہو جائے اور دلائل کے درمیان ربط ثابت ہو جائے۔

احناف کی دلیل یہ ہے کہ سبب کا اختلاف ہی کبھی اطلاق اور تقیید کا سبب بنتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مطلق کے مقام میں مطلق مقصود تھا جبکہ مقید کے مقام میں تقیید مقصود تھی، اسی لیے قتل خطا کے کفارے میں رقبۃ کو مومنۃ کی قید سے مقید کرنے کا مقصد قاتل پر سختی کرنا تھا اور ظہار کے کفارے میں رقبۃ کے لفظ کو مطلق رکھا ہے تاکہ مظاہر سے تخفیف ہو جائے تاکہ نکاح باقی رہ جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جب مطلق کو مقید پر محمول کیا جاتا ہے، تو اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر دونوں دلائل کے تقاضوں پر عمل کیا جائے تو تعارض نہ پیدا ہے، اس کا حل یہ ہے کہ جب سبب مختلف ہو گئے تو تعارض پیدا ہی نہیں ہوا اور نہ ہر ایک پر عمل کرنے میں کچھ مشکل پیش آئی۔ یہاں احناف اور جعفریہ کا قول زیادہ درست ہے۔

## ٢٦٧۔ قوانین وضعیہ میں مطلق ومقید کی مثالیں:

**اوّل:** شق ٥٩ کے دوسرے فقرے سے عراقی شخصی احوال کا قانون ذیل کے الفاظ میں ہے۔ "اولاد کا خرچہ چلتا رہے گا جب تک لڑکی شادی کر لے اور لڑکا اس حد تک پہنچ جائے کہ جہاں اس جیسے کمائی کرتے ہوں، بشرطیکہ وہ طالب علم نہ ہو۔"

لفظ علم مطلق ہے اس کے تحت اس قانون کے اطلاق میں علم کی کسی صفت کی شرط لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ کلمہ مطلق آیا ہے اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے، اسی کے تحت لڑکے کا خرچہ چلتا رہے گا گو کہ وہ اس حد تک پہنچ جائے جہاں اس جیسے کماتے ہیں جب تک وہ طالب علم ہو وہ علم میڈیکل کا ہو، لغت کا ہو یا فقہ شریعت کا سب برابر ہے۔

**ثانی:** عراقی شہری ملازمت کے قانون نمبر ٢٤، ١٩٦٠ء کے انیسویں حصے کا چوتھا پیرا یوں ہے کہ "جو بھی اچھا ملازم ٹریننگ کورس میں شریک ہوا، اس نے چھ ماہ مسلسل بغیر کمی کے شرکت کی اور کامیابی سے اسے مکمل کر لیا اسے مزید ترقی کے لیے چھ ماہ اور دیئے جائیں گے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ